

# فیوض و برکاتِ خلافت

..... چودھری رحمت علی

قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق جب وہ خلافت راشدہ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک محبوب و مطلوب نظام ہے تو یہی وہ امت کی جزوی یا نئیوں میں الجھنے کی بجائے ہماری توانائیوں، محنتوں اور صلاحیتوں کا بہترین مصرف نظام خلافت کو پھر معرض وجود میں لانا ہی ہے۔ لہذا اگر ہم:

- ۱۔ تمام موجودہ اسلامی ممالک کو صوبوں کی شکل دے کر باہم مدغم کر کے تقویت
- عالم پر ایک عظیم تر اسلامی مملکت معرض وجود میں لے آئیں جس کا نام ”دارالسلام“ ہو۔
- ۲۔ موجودہ درجنوں مسلم سربراہوں کی بجائے پوری اسلامی دنیا یعنی دارالسلام کو ایک خلیفہ کی سرکردگی میں لے آئیں تو یوں بحالی خلافت سے نہ صرف ہماری آخرت سدھر جائے گی بلکہ اس دنیا میں بھی ان نعت فیوض و برکات حاصل ہوں گی جن کا اہمائی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

## سیاسی برکات

☆ ”دارالسلام“ کے معرض وجود میں آنے خلافت بحال ہونے اور مسلمانوں کے وسائل و ذرائع مجتمع ہونے سے دارالسلام کے پائے کی کوئی اور مملکت دنیا میں موجود نہ ہوگی۔ دنیا میں صرف اور صرف مسلمانوں کا غلبہ ہوگا۔ امت مسلمہ بے مثال یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا عظیم الشان مظہر ہوگی۔ مقصدِ اُخروت محمدی ﷺ (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔ مقصدِ تخلیقِ آدم یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی طاقت و قوت مزاحم نہ رہے گی۔

☆ پوری اسلامی دنیا کا ایک سربراہ ایک فوج ایک کرنسی ایک زبان ایک شہریت ہونے

سے ولایتی، لسانی، سرکاری، عجمی اور موجودہ بین المملکتی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ نہ پاپیورٹ کی ضرورت ہوگی نہ ویزے کی۔

☆ غیر مسلموں کو ذمی بن کر رہنا ہوگا اور ذمی ہونے کی علامت کے طور پر جزیہ یا داکرنا ہوگا۔  
☆ خلیفہ و ارکان شوریٰ میں سے ہر ایک قرآنی معیار اہلیت یعنی ایمان، تقویٰ، صلاح، علم اور جسم کا حامل ہوگا۔ امانت دارانہ عہدے اہل لوگوں کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے پورا نظام عدل و قسط کا مظہر ہوگا۔

☆ بشرط قرآنی معیار اہلیت چونکہ خلیفہ و ارکان شوریٰ تا حیات اپنے عہدوں پر متمسک رہ سکیں گے اور چونکہ کسی عہدے کیلئے امیدوار بھی نہیں بنایا جاسکے گا لہذا یہ آئے دن کے انتخابات انتخابی مہم بنے جائیں گے، انتخابات و فتنے اوقات وغیرہ نظام سیاست کا حصہ نہ ہونے کی بناء پر پوری مملکت سکون و چین کا گہوارہ ہوگی۔ بے جا مسابقت، مخالفہ آراء، نفیض، حسد وغیرہ کام و نشان نہ ہوگا۔ نسل و نسل دشمنیاں غنکھا ہو جائیں گی۔

☆ چونکہ مجلس شوریٰ کا ہر رکن قرآنی معیار اہلیت کا حامل ہوگا لہذا مجلس شوریٰ کے ہوتے ہوئے کسی اسلامی نظریاتی کونسل یا ایسے کسی دوسرے ادارے کی ضرورت نہ رہے گی۔ یہ مجلس شوریٰ چونکہ قرآن و سنت کی صرف تعبیر و تشریح کرنے پر ہی قادر ہوگی لہذا دستور سازی اور قانون سازی کی مجاز نہ ہونے پر امت کو انسانوں کے بنائے ہوئے قانون سے نجات مل جائے گی۔ شوریٰ صرف اجتہاد کی مجاز ہوگی۔

☆ امر بالمعروف نہی منکر، اتقوا صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ چونکہ خلافت کے اہم فرائض میں سے ہونگے نتیجے کے طور پر ایک صالح، متوازن اور خوشحال معاشرے کے معرض وجود میں آنے کے علاوہ مقصد تخلیق امت مسلمہ یعنی دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا مقصد خود بخود ادا ہوگا۔  
☆ اتفاقاً وحدت کا مرکز مسجد کو بنانے سے لوکل مسائل کا حل سہل ہو جائے گا۔ مسجد کا امام سربراہ حکومت کا نمائندہ ہوتے ہوئے اپنے گرد و نواح حلقے کا سربراہ بھی ہوگا۔ تمام مقامی

مسائل کے حل کا اختیار اسے ہی ہوگا۔ مقدمات کا فیصلہ تو اکثر و بیشتر موقع پر ہی کر لیا جائے گا۔ فوجداری مقدمات کی شہادتیں بھی نہ چھپائی جاسکیں گی۔ کسی پولیس افسر کے مظالم باقی نہ رہیں گے۔ معاشرہ خزانہ سے پاک ہوگا۔ دکاندار ماروٹ نہ کر سکیں گے۔ تول درست ہوں گے۔ اغوا چوری و کینٹی نام کو نہ ہوگی۔ کوئی گندنی نہ پھیلا سکے گا۔ کسی کو تباہ و زات کی جرأت نہ ہوگی۔ غرض یہ کہ وہاں چر لوٹ آئے گا جو بھی قرون اولیٰ میں تھا۔

چونکہ غلیفہ رکان شوریٰ اور دوسرے اعلیٰ عہدوں پر صرف قرآنی معیار اہلیت کے حامل افراد کو متمکن کیا جائے گا لہذا اس معیار پر اترنے میں مسابقت ہوگی۔ سرمایہ جانیہ و فاعرا نہ اثر و رسوخ وغیرہ ہونا تیار نہ رہے گی لہذا دور دورہ ہوگا تو اخلاق کا اور وقعت ہوگی تو کردار کی۔

## معاشی برکات

☆ امیر و غریب کے مابین تفاوت کم سے کم ہو جائے گا۔ زکوٰۃ لینے والوں کی تعداد بتدریج کم ہو کر نہ ہونے کے برابر ہو جائے گی۔

☆ دارالاسلام کا کوئی شہری روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج جیسی بنیادی نہ وریات سے محروم نہ رہے گا۔ کفالت عامہ کے پروگرام کے تحت یتیموں، معذوروں وغیرہ کی بنیادی نہ وریات کی فراہمی بذمہ خلافت ہوگی۔ پوری مملکت میں ایک بھی لدا اگر نظر نہیں آئے گا۔

☆ سودی نظام ختم ہو جائے گا۔ تمام بینک بیت المال کی برائیاں ہوگی۔ ان برائیوں میں بچت بغیر منافع کے، حفاظت، مبادلہ اور دیگر سہولیات کے عوض عندا الطلب واپسی کے معاہدے کے تحت جمع کرائی جاسکے گی۔

☆ عملی شرکت کے بغیر سرمایہ لگانے کی صرف ایک ہی صورت ہوگی کہ کاروباری منسلکوں میں برابر راست حصہ دار بننا جائے۔ کارکنوں کی کاروباری اداروں میں برابر راست شمولیت سے خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو ہر سال مالہ بندی وغیرہ کی گنجائش نہ رہے گی۔ نیز وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیداوار فی یونٹ لاگت کا گراف بلند ہی ہوتا جائے گا۔ بین الاقوامی

منڈیوں اور اقوام عالم سے لین دین سود کی بجائے شراکت کی بنیاد پر ہوگا۔ کاروبار میں شراکت اختیار اور زیادہ نفع کا باعث بنے گی۔

☆ ہر وہ معاشی عمل جو فرویا معاشرہ کیلئے نقصان دہ ہوگا ممنوع قرار پائے گا۔ اس سے ملاوٹ، سنگٹانٹ، چور بازاری، لائٹری، بوائسٹ، احتکار وغیرہ سب مایہ دیوں گے۔

☆ اسلامی قانون وراثت کے ٹھیک ٹھیک نافذ ہونے سے بیٹیوں اور عورتوں کے حصہ کو کوئی دوسرا عصب نہیں کر سکے گا۔ احساس ملیت عورتوں کو عزت نفس سے نوازے گا۔

☆ نظام خلافت میں زکوٰۃ و صدقات، عشر، قومی زمینوں، صنعتوں اور کاروباری منصوبوں کی آمدنی کے علاوہ کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ آدم کی اولاد و سفارش رشتہ استحصال وغیرہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نجات پائے گی۔

☆ کارخانے، فیکٹریاں اور صنعتوں کا پھیلاؤ نظری یعنی خام مال کی فراہمی کے منبع کے پاس ہوگا۔ ان کا شہروں کی بجائے زیادہ تر دور دراز علاقوں میں ہونے کی وجہ سے شہری سہولیات و بہتات میں کمی ہوگی۔ لوگوں کا شہروں کی طرف انتقال رک جائے گا۔

☆ اعتماد و امانت دارانہ فضا ہونے کی وجہ سے کوآپریٹو فارمنگ کا رواج ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکار اپنی زمینیں کوآپریٹو اداروں کے سپرد کر کے خوشحالی اور کامیابی حاصل کریں گے۔ اس طرح سے انسانی، حیوانی اور مادی ذرائع کا ضیاع ماضی کی یاد ہوگا۔

☆ زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ اور رفائی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے روپیہ گردش میں رہے گا۔ رفائی اداروں، تربیت گاہوں، مدرسوں، پیشہ دارانہ اسکولوں، ہسپتالوں وغیرہ کا جال بچھ جائے گا۔

☆ ہر فرد کی تعلیم و علاقہ کا بندہ بست اس کی سکونت کے قریب میسر ہوگا۔ ذرائع پیناوار میں انفرادی تصرف کو ظلم و عدوان کا ذریعہ نہیں بنے دیا جائے گا۔ عمدہ سلوک (Fair Deal) کاروبار کا طرز امتیاز ہوگا۔

☆ چونکہ زمین حقیقت میں اللہ ہی کی تصور ہوگی جسے استعمال میں لانے کا حق ہر ایک کو مساوی ہوگا لہذا دارالسلام میں ایسے نظریات کا قلع قمع ہو جائے گا جو اس بنیادی اصول سے متصادم ہوں۔

☆ منٹ ملیں و قانونی تحفظ کی ضمانت دی جائے گی۔ جگہ جگہ فلاحی و مشاورتی ادارے قائم کیے جائیں گے جہاں انتقال جائیداد تقسیم وراثت، تحفہ، زکوٰۃ و عشر، محصولات، کانوں اور دیگر کاموں کے کرایوں کا تقرر، آجر اور مزدور کی شرائط قانونی پارہ جوئی کے بارہ میں منٹ مشوروں کا غلط فہم و انتظام ہوگا۔

## معاشرتی برکات

☆ اسلامی حدود کے لحاظ سے دارالسلام میں بحر میں ڈھونڈنے سے نہیں ملیں گے چوری چکاری و ادا کے رہنمی، قتل و گناہ و غیبت و لکس ماضی کا افسانہ بن جائیں گے۔ جان و مال عزت نفس اور آبرو کا مکمل تحفظ ہوگا۔

☆ سفارش و بدعنوانی، رشوت، سرخ فیتہ و فتنی مسائل کا نام و نشان نہ ہوگا۔ وہ کام جو آج سالوں میں نہیں ہوتے ہفتیوں میں ہو کر رہیں گے۔

☆ پابندی قانون یا بندی وقت اور پابندی اخلاق مسلم معاشرہ کا طرہ امتیاز ہوگا۔ زندگی چین اور سکون کا مرقع ہوگی۔ انسان ہی نہیں حیوان بھی اطمینان کا سانس لیں گے۔ محض تماشا بینی کی خاطر جانوروں پر زیادتی نہیں ہوگی۔ غیر مسلموں کیلئے کوئی پارہ کار نہ ہوگا ماسوائے اس نظام کی طرف لپک لپک کر آنے میں۔ دنیا گواہی دے گی کہ نظام عدل و قسط ایسا ہی ہونا چاہئے۔

☆ بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی ہوگی۔ دوران جنگ بھی دشمن کی عورتوں، بوزھوں، بچوں، مصلوں و رشتوں اور جانوروں کو محترم سمجھا جائے گا۔

☆ والدین اساتذہ اپنے سے اعلیٰ مہدوں پر متبعین افراد کی فرامہ واری کے معاملے میں حسن سلوک کی وہ روایات قائم ہوں گی جو وہ رخصت راشدہ کا طرہ امتیاز رہی ہیں۔

☆ عورت کا دائرہ کار اس کا گھر ہوگا۔ اس پر وہ وقت نہیں آنے دیا جائے گا کہ اسے حصول

معاش میں کسر سے باہر نکالنا پڑے۔ محتوایہ تعلیم، محتوایہ تعلیم، محتوایہ تعلیم کا وجود نہ رہے گا۔ عورتوں کا کسر سے باہر اگر کوئی حصہ ہوگا تو عورتوں کے تعلیمی اور علاقہ معالجہ کے اداروں میں۔

☆ بھیڑ اور برسات کی موجودہ رہنمائی عنقا ہو جائیں گی۔ شادی بیاہ کے موقع پر اگر کچھ اخراجات ہوں گے تو ان کا بوجھ لڑکے والوں پر ڈالا جائے گا۔

☆ دوسری شادی بشرط ضرورت ہی کی جائے گی۔ اسے شیش و شربت اور عدم مساوات کا ذریعہ نہیں بنے دیا جائے گا۔

☆ قومی لباس، قومی زبان، قومی روایات مستحکم ہوں گی۔ اختیار سے صرف وہ اقتدار ہی جائیں گی جو حقیقت، مومن ہی کی کشیدہ میراث ہوں گی۔

☆ ذرائع ابلاغ، اخبارات، وچراند، تصویر، ٹوشنویسی، موسیقی، شاعری اور دوسرے فنون لطیفہ کو یوں مرتب و مروج کیا جائے گا کہ یہ صرف اور صرف اسلامی اقدار کو ہلادینے کا باعث نہیں بنتے۔ نتیجہ کے طور پر ایک ایسا پاکیزہ معاشرہ معرض وجود میں آئے گا جس پر فرشتے بھی رشک کریں گے۔

## تعلیمی برکات

☆ پورے دارالسلام میں ایک ہی طرز تعلیم رائج ہونے سے موجودہ عام مدارس، پبلک اسکولوں اور دینی مدارس کی تمیز مٹ جائے گی۔ نئے عربی کو بین الاقوامی زبان کا درجہ حاصل ہونے سے لسانی اور اصطلاحاتی مشکلات سے دوچار نہیں ہو پڑے گا۔

☆ دینی اور معاصر تعلیم کے باہم مدغم ہونے سے اخلاق و کردار کی بہتر ترقی ہوگی۔ استاذ و شاگرد کا رشتہ محکم اور مقدس ہو جائے گا۔ اساتذہ کو ان کا جائز مقام اور پورا احترام ملے گا۔

☆ تعلیم و تربیت میں بہترین افراد لگانے سے معیار تعلیم بلند ہوگا اور معیار تعلیم بلند ہونے سے زندگی کے ہر شعبہ میں مال کی صورت نمودائے گی۔

☆ ہر مرد اور عورت اپنے تعلیم فرض قرار دینے سے ناخواندگی کا کلی قلع قمع ہو جائے گا۔ ناخواندگی ختم ہونے سے بود و باش زمین بہن، زمین دین، عرض یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں نکھارا جائے گا۔

☆ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت و تزکیہ کی سہولت میسر ہونے سے صالح بڑے مند افراد کی بہتات ہوگی۔

☆ اعلیٰ تعلیم صرف مستحقین کے لیے مختص ہونے سے بین الاقوامی شہرت کے حامل ماہرین کی ایک عظیم گھیب تیار ہو جائے گی۔ نتیجہ کے طور پر کارخلافت آسان ہو جائے گا۔

## عدالتی برکات

☆ چونکہ خلیفہ وقت کو دارالخلافت کی مرکزی مسجد کا خطیب و امام بھی ہونا ہوگا اور اسی طرح گورنروں، کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں حتیٰ کہ محلہ کی سطح تک یونین کونسل کے سربراہوں کو اپنے اپنے دائرہ اختیار کی مرکزی مسجدوں کے خطباء و امراء ہونے سے کم از کم پانچ وقت اپنے عوام کے درمیان آنا ہوگا، عوام کی شکایات کا ازالہ سونے سے پہلے ہو جایا کرے گا۔ حدود کے نفاذ اور فرائض و حقوق کے متوازن ہونے سے جرائم کی تعداد کم ہو جائے گی۔ لہذا تقاضیوں اور عدالتوں کی تعداد بڑے نام رہ جائے گی۔

☆ قانون سے کوئی فرومالا نہ ہوگا۔ اس طرح بڑے سے بڑے حاکم اپنے امتیازی اختیارات کا بے جا استعمال ممکن نہ رہے گا۔ سفارش بدعنوانی جیسی کسی قباحت کا نام تک نہ رہے گا۔  
☆ مسلمانوں کے دنیا میں غالب قوت ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی اختلافات کے فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے۔ نتیجہ کے طور پر صرف مسلمان ہی نہیں پوری انسانیت قرآن و سنت کی برکات و فیوض سے مستفید ہوگی۔

☆ عدلیہ انتظامیہ سے کلی طور پر علیحدہ ہوگی اور صرف رب کائنات کے سامنے جواب دہ ہوگی اس طرح عدل و انصاف عوام کا مقدر ہوگا۔

☆ نظام عدل و قسط قائم ہونے سے مجرم ہزار پانے اپنے خود ماضی ہو آئیں گے حتیٰ کہ جنس جرم ہی آہستہ آہستہ اسلامی دنیا سے مایید ہو جائے گی۔ انسانیت گواہی دے گی کہ اگر "افردوس بر روی زمین است، ہمیں است، ہمیں است، ہمیں است"۔